فتوی نمبر:8

"النور" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے

www.seerat.net

سوال:8 کیا اللہ تعالیٰ کو "نور" کہنا درست ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں اپنی ذات مقدسہ کو "نور" کے اسم سے تعبیر فرمایا ہے:

﴿ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ﴾ (1)

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور (روشنی) ہے۔

لیکن اس نور یا روشنی سے مراد وہ روشنی نہیں ہے جو کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اس دکھائی دیئے جانے والے نور کا سب سے بڑا قدرتی منبع سورج ہے۔ پھر آگ، بجلی یا گیس وغیرہ ہیں اور روشنی کے یہ تمام اسباب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اسی نے ان کو تخلیق کیا اور اس روشنی یا نور کا رنگ (سفید، سنہری یا پیلا وغیرہ) ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی بھی طرح کی رنگت سے بلند و بالا ہے۔

www.seerat.net

ہم اس کے "نور" ہونے پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ یہ اس کی صفات میں سے ایک صفت

---

(1) پ: 18، سورۃ النور، آیت: 35

www.seerat.net

فتوی نمبر: 8

ہے لیکن یہ کہ وہ نور کیسا ہے؟ اس کی کیفیت کیا ہے؟ نہ ہم جانتے ہیں اور نہ ہی ان سوالات کے جوابات دینے کے مکلف ہیں۔ کیونکہ ایسے سوالات تو مخلوق کے متعلق کیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان تمام ممکنات اور ان کی کیفیات سے بہت دور اور بلند شان والا ہے۔

اس اسم الٰہی "النور" کا ثبوت حدیث مبارکہ سے:

حضور اقدس ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے "النور" کا اسم استعمال فرمایا ہے۔ حدیث کی مختلف کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وہ روایت آئی ہے جس میں انہوں نے بتلایا ہے کہ حضرت رسالت مآب ﷺ اٹھتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگتے تھے:

اللهم لك الحمد، أنت نور السماوات والأرض ولك الحمد، أنت قيم السماوات والأرض ومن فيهن، أنت الحق ووعدك الحق وقولك الحق ولقائك الحق والجنة حق والنار حق والنبيون حق، اللهم لك أسلمت وبك آمنتُ وعليك توكلت وإليك أَنَبْتُ وإليك خاصمتُ وإليك حاكمتُ فاغفرلي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت أنت إلهي لا إله إلا أنت.[1]

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب: الدعاء إذا انتبه من الدليل، رقم الحديث:

www.seerat.net

فتوی نمبر: 8

اے اللہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لیے ہیں آپ نور ہیں آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ ان دونوں کے درمیان ہے۔ اور آپ ہی کے لیے ساری تعریفیں ہیں، آپ قائم رکھنے والے ہیں آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ کہ ان دونوں کے درمیان ہے اور آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں میں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سبھی کے بادشاہ آپ ہیں۔ اور آپ ہی کے لیے سب تعریف ہے۔ آپ کا ہونا ثابت ہے۔ آپ کا وعدہ سچا ہے۔ آپ ہی کی بات درست ہے اور بلاشبہ آپ کی خدمت میں پیش ہونا ہے۔ جنت میں جانا بھی حق ہے اور دوزخ کا وعدہ بھی سچا ہے۔ قیامت بھی برپا ہو کر رہے گی اور حضرت محمد ﷺ نبی برحق ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام سچے تھے۔ اے اللہ میں نے سر تسلیم تیرے سامنے خم کیا۔ آپ پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا۔ آپ ہی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ آپ ہی کے سہارے دشمنوں سے لڑتا ہوں۔ آپ ہی کی حاکمیت کو مانتا ہوں۔ سو، اے اللہ میرے اگلے اور پچھے، پوشیدہ اور علانیہ سبھی گناہوں کو معاف فرما۔ اے اللہ آپ ہی میرے حقیقی معبود ہیں

6316. والسنن الكبرى، كتاب الصلاة، باب: ما يقول إذا قام من الليل يتهجد، ج: 3، ص: 5

فتوی نمبر:8

بلاشک وشبہ آپ کے علاوہ بندگی کے لائق کوئی نہیں۔

اس حدیث کے پہلے جملے میں ہی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام "النور" لیا گیا ہے۔

علم کلام کے بہت سے متکلمین جو گمراہ ہوئے ان میں سے اہل تشیع کے کچھ فرقے اور ایک فرقہ "مُشَبِّہ" بھی تھا۔ یہ تمام گمراہ افراد اور فرقے نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے جسم، حرکت، انتقال اور حلول کے قائل تھے۔ ان کے گمراہ کن عقائد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسا نور ہے جو کہ جگمگاتا ہے۔ جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ نے قرآن حکیم اور احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اللہ تعالیٰ کی یہ صفت "النور" جہاں بھی بیان ہوئی ہے، اس کی تاویل کی ہے کہ "النور" کی صفت مراد یا تو یہ ہے کہ نور کی تخلیق کرنے والا ہے یا پھر یہ کہ وہ زمین وآسمان کو منور کرنے والا ہے اور یا پھر یہ کہ نور اور روشنی کا مقصد ہدایت ہوتی ہے تو "النور" سے مراد وہ ذات ہے جو اپنی خلق کو ہر طرح کی ہدایت کی روشنی سے متصف فرماتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو اس گمراہی سے بچاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی جسم یا مخلوق سے مشابہت کو مانیں۔ صفت "نور" کا اطلاق اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے لیکن عوام کے سامنے اس صفت کو نہ بولا جائے تو مناسب ہے کہ وہ ان دقائق علمیہ کو جان نہ سکیں گے۔

قالت المشبهة يجوز أن يقال بأن الله نور يتلألأ. وقال أهل السنة والجماعة: لا بل هو خالق النور ومنور النور؛ لأن النور له لون.

دارالعلوم ندوۃ العلماء
اسلام آباد مری ہائی وے چھتر اسلام آباد

فتوی نمبر:8

فلو قلنا: بأن له نور، يلزمنا التشبيه، والله تعالى منزه عن التشبيه. قال الله تعالى: ﴿ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ﴾ [النور:35]، سمى نفسه نورا. والجواب عنه أن نقول: قال ابن عباس رضى الله عنهما: يعني منور السماوات والأرض. وقال بعضهم: هادي أهل السماوات والأرض.[1]

(1) بحر الكلام للنسفي، المبحث الثالث: إطلاق لفظ النور على الله تعالى، ص: 103